جانوروں پر ظلم کرنا حرام ہے

08-August-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً

یعنی قِیامَت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔ (ترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: قِیامَت میں سب سے آرام میں وہ ہو گا، جو حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ساتھ رہے اور حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ہمراہی (یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ) نصیب ہونے کا ذریعہ دُرُود شریف کی کثرت ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/۱۰۰)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی

ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قربانی کی اَہمِیّت و فضیلت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جانوروں سے ہمیں بہت سے فوائد نصیب ہوتے ہیں، جن کے شکرانے میں شریعت نے سال میں صرف ایک مرتبہ ہم سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ طاقت ہونے کی صورت میں ان حلال جانوروں کو اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے اور **سُنّتِ اِبراہیمی** پر عمل کرنے کے لئے قربان کیا

---

[1] ۔۔۔ معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی۔۔۔ الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

جائے۔ لہٰذا قربانی واجب ہونے کی صورت میں خُوش دِلی کے ساتھ اس حکمِ شریعت پر عمل کرتے ہوئے قربانی کرنی چاہیے کیونکہ اس میں ہمارے لئے بڑا اجر و ثواب ہے، جیسا کہ

امیرُ المؤمنین حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! اُٹھو اور اپنی قربانی کا جانور لے کر آؤ کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ گِرتے ہی تمہارے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور قیامت کے دن اس کا خون اور اس کا گوشت ستّر (70) گنا اضافے کے ساتھ تمہارے میزان میں رکھا جائے گا۔ حضرت ابو سَعِید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا یہ خوشخبری صرف آلِ محمد کے ساتھ خاص ہے کیونکہ یہ ہر بھلائی کے ساتھ خاص کئے جانے کے لائق ہیں یا یہ خوشخبری تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: آلِ محمد کے لئے خاص اور دیگر مسلمانوں کے لئے عام ہے۔ (سنن کبرٰی للبیهقی، کتاب الضحایا، باب مایستحب للمرء... الخ، ۴۷۶/۹، حدیث: ۱۹۱۶۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ قربانی کرنے کا کیسا اجر و ثواب ہے کہ جانور کے خون کا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے ہی قربانی کرنے والوں کی مغفرت ہو جاتی ہے اور قیامت کے دن جانور کے خون اور گوشت کو ستّر (70) گُنا اضافے کے ساتھ عمل کے ترازو میں رکھا جائے گا۔ لہٰذا جس اسلامی بہن پر اگر قربانی واجب ہو جائے تو اس کی ادائیگی میں سُستی سے کام لینے کے بجائے خُوش دلی اور رِضائے اِلٰہی کیلئے قربانی کرنی چاہیے۔

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"بہارِ شریعت"** جلد 3 صفحہ نمبر 327 پر لکھا ہے: قربانی کرنا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی مُبارَک سُنّت ہے، جو اس اُمّت کے لئے باقی رکھی گئی۔ (بہارِ

شریعت،۳/۳۲۷)

قربانی کی تعریف

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **مخصوص جانور کو مخصوص دن میں بہ نیتِ ثواب (ثواب کی نِیَّت سے) ذبح کرنا قربانی کہلاتا ہے۔** (بہارِ شریعت،۳/۳۲۷) چونکہ قربانی کے اس فریضے سے حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی اللہ پاک کے حکم پر عمل کرنے کی یاد تازہ ہوتی ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اللہ پاک کے حکم پر عمل کرتے ہوئے بیٹے کی قربانی کیلئے تیار ہوئے اور حضرت اسمعیل عَلَیْہِ السَّلَام بھی حکمِ الٰہی پر عمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے قربان ہونے کیلئے راضی ہوگئے۔ جو لوگ سُنّتِ اِبراہیمی پر عمل کرتے ہوئے اپنی طاقت کے مطابق قربانی کرتے ہیں، وہ بارگاہِ الٰہی سے بہت بڑے ثواب کے حق دار قرار پاتے ہیں۔ آیئے! قربانی کے فضائل پر مُشْتَمِل 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں، چنانچہ

قربانی کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے۔ (ترمذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیة، ۳/۱۶۲، حدیث: ۱۴۹۸)
2. ارشاد فرمایا: جس نے خُوش دِلی سے ثواب کی نِیَّت سے قربانی کی، تو وہ قربانی دوزخ کی آگ اور اس کے درمیان رُکاوٹ ہوگی۔ (مُعْجَم کبیر، ۳/۸۴، حدیث: ۲۷۳۶ ملخصاً)
3. ارشاد فرمایا: انسان بَقَر عید کے دن کوئی ایسی نیکی نہیں کرتا، جو اللہ پاک کو (جانور کا) خون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قُربانی قِیامت میں اپنے سینگوں بالوں اور کُھروں کے ساتھ آئے گی اور قربانی کا

خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ پاک کے ہاں قبول ہو جاتا ہے۔ لہٰذا خوش دِلی سے قُربانی کرو۔ (تِرمِذی، ۳/۱۶۲، حدیث: ۱۴۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جو اسلامی بہنیں قربانی کی طاقت رکھنے کے باوُجُود اپنی واجِب قربانی ادا نہیں کرتیں، ان کے لیے لمحۂ فکریہ ہے، یہی نقصان کیا کم تھا کہ قربانی نہ کرنے سے اتنے بڑے ثواب سے محروم ہو گئیں مزید یہ کہ گناہگار بھی ہوئیں۔ فتاویٰ امجدیہ جلد 3 صَفْحَہ نمبر 315 پر لکھا ہے: اگر کسی پر قربانی واجِب ہے اور اُس وَقت اس کے پاس روپے نہیں ہیں تو قَرض (Loan) لے کر یا کوئی چیز فروخت کر کے قربانی کرے۔ (فتاویٰ امجدیہ، ۳/۳۱۵)

اللہ کریم ہمیں قربانی جیسے عظیم فریضے کی ادائیگی کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور ساری زندگی ربِّ کریم کی فرمانبرداری میں گزارنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جانوروں کی پیدائش کا مقصد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ کریم نے اپنی تمام مخلوق کو کسی نہ کسی مقصد (Purpose) کے لئے پیدا فرمایا ہے، اسی طرح حیوانات کی پیدائش کا بھی مقصد ہے۔ ان جانوروں سے ہمیں گوشت اور دودھ حاصل ہوتا ہے اور دودھ سے دَہی، مکھن، گھی وغیرہ مفید چیزیں حاصل ہوتی ہیں، ان کی کھال سے گرم لباس بنائے جاتے ہیں، الغرض جانوروں کی پیدائش میں بہت سی حکمتیں ہیں،

چنانچہ پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحْل کی آیت نمبر 66 میں ارشادِ باری ہے:

وَ اِنَّ لَكُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِیْكُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَیْنِ فَرْثٍ وَّ دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآىٕغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ ﴿۶۶﴾

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک تمہارے لیے مویشیوں میں غوروفکر کی باتیں ہیں (وہ یہ کہ) ہم تمہیں ان کے پیٹوں سے گوبر اور خون کے درمیان سے خالص دودھ (نکال کر) پلاتے ہیں جو پینے والے کے گلے سے آسانی سے اُترنے والا ہے۔

بیان کردہ آیتِ کریمہ میں فرمایا گیا: اللہ کریم کی عظمت و قدرت کی نشانیاں ہر چیز میں موجود ہیں حتّٰی کہ اگر تم اپنے مویشیوں میں بھی غور کرو تو تمہیں غور وفکر کرنے کی بہت سی باتیں مل جائیں گی اور اللہ کریم کی حکمت کے عجائب اوراس کی قدرت کے کمال پر تمہیں آگاہی حاصل ہو جائے گی۔ تم غور کرو کہ ہم تمہیں ان جانوروں کے پیٹوں سے گوبر اور خون کے درمیان سے خالص دودھ نکال کر پلاتے ہیں جو پینے والے کے گلے سے آسانی سے اُترنے والا ہے، جس میں کسی چیز کی آمیزش (ملاوٹ) کا کوئی شائبہ نہیں حالانکہ حیوان کے جسم میں غذا کا ایک ہی مقام ہے جہاں چارا، گھاس، بھوسہ وغیرہ پہنچتا ہے اور دودھ، خون گوبر سب اسی غذا سے پیدا ہوتے ہیں اوران میں سے ایک دوسرے سے ملنے نہیں پاتا۔ دودھ میں نہ خون کی رنگت کا شائبہ ہوتا ہے نہ گوبر کی بو کا، نہایت صاف اور لطیف بر آمد ہوتا ہے، اس سے اللہ کریم کی حکمت کی عجیب کاریگری کا اِظہار ہے۔ (خازن، النحل، تحت الآیۃ: ۶۶، ۳/۱۲۹-۱۳۰، مدارک، النحل، تحت الآیۃ: ۶۶، ص ۶۰۰، خزائن العرفان، النحل، تحت الآیۃ: ۶۶، ص ۵۱۰، ملتقطاً)

اِس آیتِ کریمہ میں جو صاف دودھ کا بیان فرمایا اس میں غور کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قدرتِ الٰہی کی یہ شان ہے کہ وہ غذا کے مخلوط (مکس) اجزاء میں سے خالص دودھ نکالتا ہے اور اس کے

قرب وجوار کی چیزوں کی ملاوٹ کا شک وشبہ بھی اس میں نہیں آتا، اُس حکیمِ برحق کی قدرت سے یہ مشکل نہیں کہ انسانی جسم کے اجزاء کو مُنْتَشِر (بکھرے ہوئے) ہونے کے بعد پھر جمع فرمادے۔ (خزائن العرفان، النحل، تحت الآیۃ: ٦٦، ص ۵۱۰-۵۱۱) صوفیائے کرام فرماتے ہیں: اے انسان! جیسے تیرے ربِّ کریم نے تجھے خالص دودھ پلایا جس میں گوبر، خون کی بال بھر آمیزش (ملاوٹ) نہیں ہے تو تُو بھی اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں خالص عبادت پیش کر جس میں ریا (دکھلاوا) وغیرہ کی بالکل بھی ملاوٹ نہ ہو۔

(نور العرفان، النحل، تحت الآیۃ: ٦٦، ص ۴۳۷، ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! جانوروں پر ظلم کرنا حرام اور دوزخ میں لے جانے والا کام ہے۔

جانوروں پر ظلم کرنے کی وجہ سے آخرت میں اس کا بدلہ بھی دینا پڑے گا، چنانچہ

گدھے کی نصیحت

حضرت ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ میں گدھے پر سُوار تھا، میں نے اُسے دو (2) تین (3) مرتبہ مارا تو اس نے اپنا سر اُٹھا کر میری طرف دیکھا اور کہنے لگا: اے ابو سلیمان! قیامت کے دن اس مارنے کا بدلہ لیا جائے گا، اب تمہاری مرضی ہے کم مارو یا زیادہ۔ تو میں نے کہا: اب میں کسی کو بھی نہیں ماروں گا۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ۲/۱۷۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قربانی کے موقع پر جانور ذبح کرنا بڑی سعادت کی بات ہے۔ مگر

یادر کھئے! قربانی سے پہلے یا ذَبح کرتے وَقْت جانور پر کوئی ظلم نہ کیا جائے کیونکہ ہمیں ان جانوروں کی عزت کرنے کا حکم دیا گیا ہے ، جیسا کہ

بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ نمبر 347 پر لکھا ہے: قربانی کے جانور پر کوئی چیز لادنا یا اس کو اُجرت (کرائے) پر دینا غرض اس سے منافع (Benefits) (فائدے) حاصل کرنا منع ہے۔ تو جب سامان لادنے کی ممانعت ہے تو پھر اس پر ظلم کرنا کتنا بڑا گناہ ہو گا۔ آیئے! ستمبر 2017 کے **ماہنامہ فیضانِ مدینہ** سے جانوروں پر ظلم کی کچھ مثالیں سنتی ہیں تاکہ ہم اپنے گھر کے محارم کو بھی اس حوالے سے ترغیب دیں کہ جانوروں پر ظلم سے بچیں:

قربانی کے جانوروں پر ہونے والے ظلم کی مثالیں!

مویشی منڈیوں میں لائے گئے بے زبان جانوروں پر ظلم کی مثالیں:

(1) دُور دراز علاقوں سے لائے جانے والے جانوروں کو دورانِ سفر مناسب خوراک نہیں دی جاتی، (2) چھوٹی گاڑی میں بڑا جانور، یا کم جگہ میں کئی کئی جانوریوں سُوار کر دیئے جاتے ہیں کہ وہ تھک جانے کی صورت میں بیٹھ بھی نہیں سکتے۔ (3) بہت سے لوگ جانور کو سُوار کرتے وَقْت گاڑی میں ریت یا بھُوسہ وغیرہ نہیں ڈالتے، جس کی وجہ سے بسا اوقات جانور اپنی ہی گندگی سے پھسل کر گرتے ہیں، جس کی وجہ سے بعض اوقات ان کی ٹانگ ٹوٹ جاتی ہے یا وہ زخمی ہو جاتے ہیں۔ (4) منڈی میں پہنچنے والے جانوروں کو گاڑی سے اُتارنے یا چڑھانے کے لئے مناسب جگہ کا انتظام نہیں ہوتا تو اپنی آسانی کے لیے گاڑی سے چھلانگ لگوادی جاتی ہے، جس سے کئی بار جانور زخمی بھی ہو جاتے ہیں اور قربانی کے قابل نہیں رہتے۔ (5) منڈی میں خرچہ بچانے کے لئے بھی بے زبان جانوروں کو بھوکا رکھا جاتا ہے، ایک مرتبہ کسی نے

اُونٹ خریدا تو بیچنے والے نے اس کے کان میں کہا کہ یہ کئی دن سے بھوکا ہے، اس کو چارہ کِھلا دینا۔ (6) منڈی جانے والوں میں تماشہ دیکھنے والوں کی بھی ایک تعداد ہوتی ہے جو بلاوجہ جانوروں کے دانت دیکھنے کا تقاضا کرتے ہیں (جس پر جانور کا مالک اس کے منہ کو بڑی بے دردی سے کھولتا ہے اور بِکنے سے پہلے جانور غالباً درجنوں بار اس تکلیف سے گزرتا ہے)، بیٹھے ہوئے جانور کو ٹھوکر یا چھڑیاں مار کر اُٹھاتے ہیں، خوامخواہ بھیڑ لگا کر شور مچا کر جانور کو خوفزدہ کرتے ہیں۔ (7) جب جانور منڈی سے خرید کر گھر لایا جاتا ہے تو اُتارتے وَقْت بچے اور بڑے شور کر کے جانور کو پریشان کرتے اور اس کے اُچھلنے کُودنے سے لُطف اُٹھاتے ہیں۔ جس سے بعض اوقات تو جانور ڈر کر بھاگ جاتا ہے، کسی کو زخمی کر دیتا ہے یا گڑھے وغیرہ میں گِر کر اپنی ٹانگ تڑوا بیٹھتا ہے۔ (8) جانور کو گھمانے کے نام پر بچے اور بڑے بِلا وجہ اُس کا کان مروڑتے، دُم گھماتے، شور مچاتے ہیں، جس سے جانور بِدکتے اور ڈرتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شریعت نے فائدہ حاصل کرنے کے لئے اگرچہ جانوروں کو ذَبح کرنے کی اجازت دی ہے لیکن اس میں بھی ہر اُس کام سے منع کیا گیا ہے جو بِلا وجہ جانور کے لیے تکلیف کا باعث بنے یا اُس کی تکلیف میں اضافہ کرے، چنانچہ

قربانی کے جانوروں پر رحم کرنا

1. نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے ہر چیز کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے، لہٰذا جب تم (قربانی کے جانور) ذَبح کرو تو خوب عمدہ طریقے سے ذَبح کرو اور تم اپنی چُھری کو اچّھی طرح تیز کرلیا کرو اور ذَبیحہ کو آرام دیا کرو۔ (مُسلِم، كتاب الصيد والذبائح ،باب الامر باحسان الذبح

والقتل۔۔الخ، ۸۲۳، حدیث: ۵۰۵۵)

2. ایک مرتبہ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم مجھے بکری ذَبح کرنے میں رَحم آتا ہے۔ فرمایا: اگر اس پر رَحم کروگے تو اللہ پاک بھی تم پر رَحم فرمائے گا۔ (مُسندِ احمد، مسند المکیین، حدیث معاویۃ بن فرۃ، ۵/ ۳۰۴، حدیث: ۱۵۵۹۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جانوروں پر رحم کی اپیل

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا! ذَبح کے وَقْت رِضائے الٰہی کی نِیَّت سے جانور پر رَحم کھانا ثواب کا کام ہے مگر ہمارے معاشرے میں ذَبح کے وَقْت بھی بڑا ظلم کیا جاتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے گھر کے محارم کو اس حوالے سے بتائیں کہ جانور کو ذبح کرنے میں بلاوجہ تکلیف نہ دیں، جو ایسا کرتے ہیں ان کو ظلم سے روکنے اور ان کی اصلاح کرنے کیلئے امیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے رسالے **"اَبلق گھوڑے سُوار"** کے صفحہ 15 پر چند نکات بیان فرمائے ہیں۔ اپنے محارم کو ان کا مطالعہ کرنے کی ترغیب دلائیے۔ **یاد رکھئے!** جانور پر ظلم کرنا مسلمان پر ظلم کرنے سے بدتر (بہت بُرا) ہے، کیونکہ اللہ پاک کے سِوا (علاوہ) جانور کا کوئی مددگار نہیں۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۶۶۰ ملخصاً)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح قربانی کے جانوروں کو تکلیف دینا منع ہے اسی طرح دیگر جانوروں اور حیوانات کو مارنا، قید کرکے بھوکا پیاسا رکھنا، ان کی ضروریات پوری نہ کرنا، طاقت سے زیادہ کام لینا، انہیں ڈنڈوں اور پتھروں سے مار کر زخمی کردینا یا انہیں جلا دینا بھی بہت بڑا ظلم اور ناجائز و حرام ہے۔ یاد رکھئے! ہم تو انسان ہیں اگر دنیا میں کسی طاقت والے جانور نے بھی کسی کمزور جانور کو

مارا ہو گا یا زخمی کیا ہو گا تو قیامت کے دن ان سے بھی بدلہ لیا جائے گا، جیسا کہ

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ پاک ہے: قیامت کے دن سب جانوروں کو لایا جائے گا جبکہ لوگ کھڑے ہوں گے، پھر ان کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا، یہاں تک کہ سینگوں والی بکری سے بغیر سینگوں والی بکری کے لئے بدلہ لیا جائے گا اور چیونٹی سے چیونٹی کا بدلہ لیا جائے گا، پھر کہا جائے گا: مٹی ہو جاؤ۔ (موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الاھوال، ذکر الحساب...الخ، حدیث: ۲۲۴، ۶/۲۳۱)

غور کیجئے! جب قیامت کے دن ایک جانور سے دوسرے جانور کا بدلہ دلوایا جائے گا تو پھر اگر کوئی انسان کسی جانور پر ظلم کرے، اسے مارے پیٹے، بھوکا پیاسا رکھے تو وہ کس قدر عذاب کا حق دار ہو گا۔ جو لوگ جانوروں پر ظلم کرتے ہیں، صرف تفریح (Enjoyment) کیلئے بھگاتے پھرتے ہیں، بیٹھے ہوئے جانور کو تنگ کر کے اُٹھا دیتے ہیں، بیچنے کیلئے جانوروں کے دانت نکال دیتے ہیں، بار بار زور سے لگام کھینچنے کی وجہ سے جانوروں کے منہ میں زخم کر دیتے ہیں اور جانوروں کو آپس میں لڑوا کر زخمی کر دیتے ہیں، انہیں ڈر جانا چاہیے کہ قیامت کے دن اگر بدلہ لے لیا گیا اور اس ظُلم کے سبب جنت میں جانے سے روک دیا گیا تو اس وَقْت کیا کریں گے؟ لہٰذا خود بھی جانوروں پر ظلم کرنے سے بچئے اور اپنی اولاد کو ظلم کرتی دیکھیں تو انہیں بھی آخرت کے عذاب سے ڈراتے ہوئے روکنے کی کوشش کیجئے۔ ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے سامنے کسی جانور پر ظلم ہوتا تو فوراً اسے روک دیا کرتے تھے، جیسا کہ

ذبح کیلئے ٹانگ مت گھسیٹو!

ایک مرتبہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایک شخص کو دیکھا جو بکری کو ذبح کرنے کے لئے اسے ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹ رہا ہے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: تیرے

لئے خرابی ہو، اسے موت کی طرف اچھے انداز میں لے کر جاؤ۔(مُصَنَّف عَبْدالرَّزّاق، باب سنة الذبح، ۴/ ۳۷۶، حدیث: ۸۶۳۶)

جانور کو باندھ کر نشانہ بنانا

حضرت عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا قریش کے چند نوجوانوں کے پاس سے گزرے، جو ایک پرندے (Bird) کو باندھ کر اُس پر (تیروں سے) نشانہ بازی کر رہے تھے۔ جب انہوں نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو آتے دیکھا تو اِدھر اُدھر ہو گئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے پوچھا: یہ کس نے کیا ہے؟ اللہ پاک ایسا کرنے والے پر لعنت کرے، بے شک رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کسی جاندار کو تیر اندازی کا نشانہ بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔(مُسلم، ص ۱۰۸۲، حدیث: ۱۹۵۸)

جانوروں کو جلا دینا

حضرت عَبْدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا (Sparrow) دیکھی، جس کے دو بچے تھے، ہم نے انہیں پکڑ لیا۔ چڑیا آئی اور پھڑ پھڑانے لگی۔ مہربان آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے اور پوچھا: کس نے اسے اس کے بچوں کے معاملے میں تکلیف پہنچائی؟ اس کے بچے اسے لوٹا دو۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے چیونٹیوں کا ایک بِل دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا، تو فرمایا: اسے کس نے جلایا ہے؟ ہم نے عرض کی: ہم نے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: آگ کے مالک یعنی اللہ پاک کے علاوہ کسی کے لئے آگ کے ذریعے تکلیف دینا جائز نہیں۔(ابو داود، کتاب الجهاد، باب فی کراهية حرق العدو بالنار، ۳/۷۵، حدیث: ۲۶۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پرندوں اور جانور کو مارنا کیسا؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں اپنے بُزرگوں کی سیرت پر چلتے ہوئے جانوروں پر ظلم کرنے سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے، آج کل دیکھا جاتا ہے کہ گلی محلوں میں بچے بلّی، کتوں، گدھوں اور دیگر جانوروں کو بِلاوجہ مار رہے ہوتے ہیں بلکہ بعض علاقوں میں چڑیا، کبوتر، طوطے اور دیگر چھوٹی چھوٹی مخلوق کو پکڑ کر قید کردیا جاتا ہے، یا انہیں باندھ کر خوب کھیل تماشا بنایا جاتا ہے، والدین کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو ایسے کام کرنے سے منع کریں اور انہیں بتائیں کہ مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جانوروں کو قتل کرنے کے لئے قید کرنے سے منع فرمایا۔ (مسلم، کتاب الصید، باب النھی عن۔۔۔ الخ، حدیث: ۵۰۵۷، ص ۸۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جانوروں پر رحم کرنے کے فوائد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رہے! ضرورت کے پیشِ نظر اگرچہ جانور پالنا منع نہیں، مگر ان کی خوراک پانی کا خیال رکھنا، سردی وگرمی میں ان کی دیکھ بھال کرنا بہت اہم معاملہ ہے، اکثر لوگ اس بات کا خیال نہیں رکھتے بس اپنا شوق پورا کرتے ہیں اور ان بے زبان جانوروں کو بِلاوجہ تکلیف پہنچاتے رہتے ہیں۔ اسی معاشرے میں ایسے رحم دل لوگ بھی موجود ہیں، جو ان بے زبان جانوروں پر رحم کرتے ہیں اور بھوکے پیاسے پرندوں کو دانہ پانی دیتے ہیں۔ اس طرح جانوروں کے ساتھ اچھا سُلوک کرنا بہت بڑی نیکی ہے، جو بخشش ومغفرت کا سبب بن سکتی ہے۔ آیئے! اس بارے میں ایک واقعہ سنئے، چنانچہ

کتّے کو پانی پلانے والا نجات پاگیا

منقول ہے: راستہ چلتے ہوئے ایک شخص پر پیاس کا غلبہ ہوا تو اس کو ایک کنواں ملا، اُس نے کنویں میں اُتر کر پانی پی لیا پھر جب وہ کنویں میں سے نکلا تو دیکھا کہ ایک کتّا (Dog) زبان نکالے ہوئے گیلی مٹّی چاٹ رہا ہے، اس آدمی نے دل میں یہ سوچا کہ جیسی پیاس مجھ کو لگی تھی ایسی ہی پیاس اس کتّے کو بھی لگی ہے، لہٰذا وہ کنویں میں اُتر کر اپنے موزے میں پانی بھر کر لایا پھر کتّے کو پلایا، اس کا یہ عمل ربِّ کریم کو پسند آگیا کہ اس کی بخشش و مغفرت فرما کر جنت میں داخل فرما دیا۔ یہ سُن کر صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نے عرض کی: یارَسُوۡلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا ہمارے لئے چوپایوں کے ساتھ احسان کرنے میں ثواب ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! ہر جاندار کے ساتھ بھلائی کرنے میں ثواب ہے۔ (بخاری، کتاب المظالم، باب الآبار علی الطرق ...الخ، ۲/ ۱۳۳، حدیث: ۲۴۶۶)

بیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"منتخب حدیثیں"** صفحہ نمبر 142 پر لکھا ہے: اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا! اللہ پاک فاعلِ مختار ہے، وہ چاہے تو ایک بہت ہی ادنیٰ (چھوٹے) سے نیک عمل کرنے والے کو اپنے فضل و کرم سے بخش دے، اس کے دربار میں عمل کے وزن اور مقدار (Quantity) کو نہیں دیکھا جاتا بلکہ اس کی بارگاہ میں اچھی نِیَّت اور اِخلاص کی قدر ہے، بہت ہی معمولی عمل اگر بندہ اِخلاص و اچھی نِیَّت کے ساتھ کرے تو وہ ربِّ کریم اس عمل کے ثواب میں بندے کو اپنی رضا اور مغفرت کی نعمتوں سے سرفراز فرما کر اس کو جَنَّتُ الۡفِرۡدَوۡس کا حقدار بنا دیتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا کہ خدا پاک کی رحمت بندوں کو بخشنے کا بہانہ ڈھونڈتی ہے، خدا پاک کی رحمت بندوں سے مغفرت کی قیمت نہیں طلب کرتی۔ (منتخب حدیثیں، ص ۱۴۲ ملخصاً)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیدی قُطبِ مدینہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی سیرت کی چند جھلکیاں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذُوالحِجَّۃِ الحَرام کا مبارک مہینا جاری ہے، اس مہینے میں بہت سے بُزرگانِ دِین رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِم اَجمَعِین کا یومِ وصال بھی ہے، آفتابِ رَضَویّت، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، خلیفۂ اعلیٰ حضرت **قُطبِ مدینہ** حضرت علّامہ مَولانا ضیاءالدّین احمد مَدَنی قادِری رَضَوِی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کا یومِ وصال بھی اسی مہینے میں ہے۔ آیئے! بَرَکت حاصل کرنے کے لیے آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی مُبارَک سیرت کی چند جھلکیاں ملاحظہ کرتی ہیں، چنانچہ

نام ونسب وتاریخ پیدائش!

حُضُور سَیِّدی قطبِ مدینہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کا نام ضِیاءُالدین احمد ہے، آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ خود ارشاد فرماتے تھے: میرا پیدائشی نام **"احمد مختار"** ہے، میرے دادا حضرت شیخ قُطبُ الدین قادری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نے بعد میں میرا نام **"ضِیاءُالدّین"** رکھ دیا تھا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ پیر شریف کے دن ربیعُ الاوّل 1294ھ بمطابق 1877ء کو بمقام قصبہ کلاس والا، ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۱۶۴، ملتقطاً)

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین مَدَنی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُرشِد ہیں، لاکھوں کروڑوں دعوتِ اسلامی والے اور والیاں ان سے مَحَبَّت وعقیدت رکھتے ہیں، ان کی وِلادت کے مکانِ عالیشان کو خرید کر دعوتِ اسلامی نے **مسجد و مدرسۃ المدینہ** میں تبدیل کر دیا ہے۔

آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نے اِبتِدائی تعلیم اپنے دادا جان سے حاصِل کی، پھر سیالکوٹ کے مشہور عالِم دین حضرت علّامہ مَولانا محمد حُسین نقشبندی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ سے پڑھا، اس کے بعد مشہور محدّث حضرت علّامہ وَصی احمد مُحدّثِ سُورتی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے حلقۂ درس میں شامل ہوگئے اور تقریباً چار (4) سال تک

اُن سے تعلیم حاصِل کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔(سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/ ۱۶۷ ملخصا)

اخلاق وعادات

سیدی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نہایت ہی پسندیدہ خوبیوں اور بہترین اَخلاق والے تھے، ہمیشہ یادِ خُدا میں ڈُوبے رہتے، راتوں کو جاگ کر عبادت کرنے والے اور تہجُّد پڑھنے والے بُزرگ تھے، اِشراق، چاشت اور اوّابین کی نمازیں ادا کرنا آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا مَعمول تھا، کمزوری اور بُڑھاپے کے باوجود ہر اسلامی مہینے کی 15،14،13 تاریخ کے روزے نہیں چھوڑتے تھے۔(سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/ ۴۸۶، ملخصًا)

وصالِ پُرملال اور تدفین

4 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام 1401ھ بمطابق 1981-10-2 بروزِ جمعہ مسجدِ نبوی شریف کے مُؤَذِّن نے "اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہا، سیدی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے کلمہ شریف پڑھا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی رُوح جسم سے جُدا ہوگئی۔ غُسل شریف کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے کفن کو اس مبارک پانی سے دھویا گیا جس پانی سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کو غُسل دیا گیا اور مُختلِف تبرُّکات رکھے گئے، پھر کفن شریف باندھا گیا۔ بعد نمازِ عصر دُرُود وسلام اور قصیدۂ بُردہ شریف کی گُونج میں جنازۂ مُبارکہ اُٹھایا گیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی آرزو کے مُطابِق جَنَّتُ الْبَقِیْع میں اَہلبیتِ اَطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے قُرب میں دفن کیا گیا۔(سیّدی قطبِ مدینہ، ص۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قربانی کی سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! قربانی کی چند سُنّتیں اور آداب کے بارے میں سنتی ہیں۔پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:(1) **فرمایا:** قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے۔(ترمِذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الضحیة، ۱۶۲/۳ ، حدیث:۱۴۹۸)(2) **فرمایا:** جس شخص میں قُربانی کرنے کی گنجائش ہو پھر بھی وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔(ابن ماجه، کتاب الاضاحی، باب الاضاحی واجبة ام لا؟، ۵۲۹/۳، حدیث: ۳۱۲۳)☆ہر بالغ، مُقیم، مسلمان مرد و عورت، مالکِ نصاب پر قربانی واجِب ہے۔ (فتاویٰ ھندیة، ۲۹۲/۵)☆اگر کسی پر قربانی واجِب ہے اور اُس وَقت اس کے پاس روپے نہیں ہیں تو قَرض لے کر یا کوئی چیز فروخت کر کے قربانی کرے۔(فتاوی امجدیہ، ۳/ ۳۱۵ ملخصاً) ☆نابالغ کی طرف سے اگرچِہ واجِب نہیں مگر کر دینا بہتر ہے (اور اجازت بھی ضَروری نہیں)۔(ابلق گھوڑے سوار، ص۹) ☆ **قربانی کے جانور کی عمر:** اُونٹ پانچ سال کا، بکرا (اس میں بکری، دُنبہ، دُنبی اور بھیڑ نر و مادہ دونوں شامل ہیں) ایک سال کا۔اس سے کم عمر ہو تو قربانی جائز نہیں، زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے۔(بہارِ شریعت، ۳/ ۳۴۰، حصہ ۱۵ ملخصاً) ☆قربانی کا جانور بے عَیب ہونا ضَروری ہے اگر تھوڑا سا عیب ہو (مَثَلاً کان میں چِیرا یا سُوراخ ہو) تو قربانی مکروہ ہو گی اور زیادہ عیب ہو تو قربانی نہیں ہو گی۔(بہارِ شریعت، ۳/ ۳۴۰، حصہ ۱۵ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد